

کتابِ دانی ایل - نمبر ایک سو اڑتیس

دانیال 11 کی راز کشائی: تاریخ کے صفحات میں ایک نبوتی سفر

Jeff Pippenger

2024-03-15

دانی ایل کے گیارہویں باب کی آیت چالیس، خدا کے کلام کی نہایت عمیق آیات میں سے ایک ہے۔ اس میں پیش کی گئی نبوتی تواریخ وہ مقام ہیں جہاں حزقی ایل کے رویا کے پہلے کے اندر پہلے 'یکجا ہوتے ہیں۔ ملرائٹ تحریک کے وقت اختتام (1798) کے ساتھ، اور 1989 میں تیسرے فرشتے کی تحریک کے وقت اختتام کے ساتھ، آخری دنوں میں خدا کے لوگوں کی داخلی اور خارجی تاریخی نمایاں کی گئی ہیں۔ اسی آیت میں قریب آتی عدالت کا اعلان ہے جو 1798 میں پہلے فرشتے کے ساتھ آیا اور آیت اکتالیس کے اتوار کے قانون تک جاری رہتا ہے۔ پس یہ آیت خدا کی کلیسیا کی تفتیشی عدالت کی نمائندگی کرتی ہے جو مردوں سے شروع ہو کر ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی تک پہنچتی ہے، اور خدا لاودیکیائی ایڈونٹ ازم کو اپنے منہ سے اگل دیتا ہے۔

وہ تاریخ—جس میں پاپائیت نے 1798 میں اپنا مہلک زخم کھایا، اور جو آیت اکتالیس میں اس زخم کے بھرنے تک پھیلی ہوئی ہے—اس آیت کے تاریخی بیان میں پیش کی گئی ہے۔ آیت اکتالیس سے آگے کا حصہ خدا کے بتدریج بڑھتے ہوئے تنفیذی فیصلوں کے سیاق میں ہے، جو اسی آیت سے شروع ہوتے ہیں۔ اس نبوی مفہوم میں، آیت چالیس دانی ایل کے باب گیارہ کا اختتام ہے، اور اسی باب کی آیات ایک اور دو اس کی ابتدا ہیں۔ باب گیارہ مخالف مسیح کی بغاوت کو پیش کرتا ہے، باب دس دریائے حدیقل کی رویا کی ابتدا کی نمائندگی کرتا ہے، اور باب بارہ اس کے اختتام کی نمائندگی کرتا ہے۔ باب دس اور بارہ اول اور آخر کی نمائندگی کرتے ہیں، اور باب گیارہ درمیان کی بغاوت کی نمائندگی کرتا ہے۔

باب دس اور باب بارہ ایک جیسے ہیں، کیونکہ باب گیارہ کے برعکس یہ رویا کے حوالے سے دانیال کے تجربے کی نمائندگی کرتے ہیں، اور باب گیارہ خود وہ رویا ہے۔ باب دس عبرانی حروفِ تہجی کا پہلا حرف ہے، باب گیارہ عبرانی حروفِ تہجی کا تیرہواں باغی حرف ہے، اور باب بارہ حروفِ تہجی کا آخری حرف ہے۔ دریائے حدیقل کی رویا "سچائی" ہے۔

باب گیارہ میں، ابتدا انجام کی عکاسی کرتی ہے، کیونکہ مسیح کبھی نہیں بدلتا۔ آیت چالیس میں پیش کی گئی آخری تاریخ، حیوان کی شبیہ کے آزمائشی زمانے کی نمائندگی کرتی ہے۔ وہ آزمائشی زمانہ حیوان کے نشان پر ختم ہوتا ہے، جس کی نمائندگی آیت اکتالیس میں کی گئی ہے۔ لہذا آیات ایک اور دو لازماً ایک لاکھ چوالیس ہزار کے مہر بندی کے زمانے سے متعلق ہوں گی، کیونکہ وہی مدت حیوان کی شبیہ کی تشکیل کی مدت بھی ہے۔

خداوند نے مجھ واضح طور پر دکھایا ہے کہ حیوان کی شبیہ مہلتِ آزمائش ختم ہونے سے پہلے بنائی جائے گی؛ کیونکہ یہ خدا کے لوگوں کے لیے عظیم آزمائش ہوگی، جس کے ذریعے ان کی ابدی تقدیر کا فیصلہ کیا جائے گا۔ . .

یہ وہ آزمائش ہے جس سے خدا کے لوگوں کو مہر لگنے سے پہلے لازماً گزرنا ہوگا۔ مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 15، 15۔

ہمیشہ دو سنگِ میل ہوتے ہیں جو اختتامی زمانے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ موسیٰ کی اصلاحی تحریک میں یہ ہارون کی پیدائش تھی جس کے تین سال بعد موسیٰ کی پیدائش ہوئی۔ بابل سے نکل کر بیکل کی تعمیر نو کی اصلاحی تحریک میں یہ بادشاہ داریوش تھا، جس کے بعد بادشاہ کورش تھا۔ مسیح کی اصلاحی تحریک میں یہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کی پیدائش تھی، جس کے چھ ماہ بعد مسیح کی

پیدائش ہوئی۔ ملرائٹس کی اصلاحی تحریک میں یہ 1798ء میں پاپائی نظام کی موت تھی، جس کے بعد 1799ء میں پوپ کی وفات ہوئی۔ تیسرے فرشتے کی اصلاحی تحریک میں یہ صدر ریگن اور صدر بش اول تھے، جن دونوں نے 1989 کی نمائندگی کی۔ دانی ایل کے دسویں باب کی پہلی آیت میں ہمیں بادشاہ کورس کی نشاندہی ملتی ہے۔

فارس کے بادشاہ خورس کے تیسرے سال میں دانی ایل پر ایک بات منکشف کی گئی، جس کا نام بلطشضر رکھا گیا تھا؛ اور وہ بات سچی تھی، لیکن مقررہ وقت دراز تھا؛ اور اُس نے اس بات کو سمجھ لیا، اور اُس رؤیا کی سمجھ اُسے حاصل ہوئی۔ دانی ایل 10:1۔

باب دس کی مندرجہ ذیل آیات میں ہم دانیال کے تجربے کو دیکھتے ہیں، جو باب گیارہ میں جبرائیل کے نبوی تاریخ کا رؤیا دینے سے پہلے ہی پیشگی طور پر پیش کیا گیا ہے۔ کورس وقتِ آخر کی نشان دہی کرتا ہے، کیونکہ اس سے پہلے کورس، جو داریوش کا بھتیجا تھا، داریوش کا سپہ سالار تھا جس نے بلشضر کو قتل کیا؛ یوں ستر برس کی اسیری کے خاتمے کی نشاندہی ہوئی، جو 538 سے 1798 تک روحانی بابل میں روحانی اسرائیل کی بارہ سو ساٹھ سالہ اسیری کی تمثیل تھی۔

"زمین پر خدا کی کلیسیا اس لیے امان اور طویل ایذا رسانی کے دوران فی الواقع اسی طرح اسارت میں تھی جس طرح بنی اسرائیل دورِ جلاوطنی میں بابل میں اسیر رکھے گئے تھے۔" انبیا اور بادشاہ، 714.

1798 میں بارہ سو ساٹھ سال کے خاتمے نے "اختتام کا وقت" کی نشاندہی کی، چنانچہ ستر سال کے خاتمے نے اُس تاریخ کے لیے "اختتام کا وقت" متعین کیا۔ بلشضر کی موت اور سلطنتِ بابل کے خاتمے پر داریوش اور کوروش دونوں کی نمائندگی ملتی ہے، کیونکہ داریوش کے جنرل کے طور پر، جس نے یہ کام انجام دیا، کوروش دراصل داریوش کی نمائندگی کر رہا تھا۔ جب جارج بش اول 20 جنوری 1989 کو حلف بردار ہوئے، تو 1989 کے ابتدائی انیس دنوں تک ریگن صدر رہے تھے۔

حدیقل کی روپا وقتِ آخر میں، کورس کے تیسرے سال میں شروع ہوئی۔ جب جبرائیل دانی ایل کے سامنے باب گیارہ کی نبوتی تاریخ کھولنا شروع کرتا ہے تو وہ پہلے داریس کے پہلے سال کا حوالہ دیتا ہے، تاکہ یہ بات واضح کر دے کہ نبوتی تاریخ کی وہ روپا جسے وہ دانی ایل کے سامنے پیش کرنے والا تھا وقتِ آخر کے آخری زمانے میں، یعنی 1989ء میں شروع ہوتی ہے، کیونکہ سب نبی اپنے زمانے کے دنوں کی نسبت آخری ایام کے بارے میں زیادہ بات کرتے ہیں۔

لیکن میں تجھے وہ دکھاؤں گا جو سچائی کی کتاب میں درج ہے؛ اور ان باتوں میں میرے ساتھ کوئی نہیں، سوائے تمہارے سردار میکائیل کے۔ اور میں مادی داریس کے پہلے برس میں بھی، ہاں میں ہی، اس کی تائید اور تقویت کے لیے کھڑا رہا۔ دانی ایل 10:21، 11:1۔

داریوش کے پہلے سال میں، جو 1989 کے "وقتِ اختتام" کی نمائندگی کرتا ہے، جبرائیل "کھڑا ہوا"، یوں ظاہر کرتے ہوئے کہ "وقتِ اختتام" پر ایک فرشتہ آتا ہے۔ 1798 میں پہلا فرشتہ آیا، اور 1989 میں تیسرا فرشتہ آیا۔ تیسرے فرشتے کے پیغام کو 2001 میں جب تقویت دی گئی تب ہی تیسرے فرشتے کی مہر بندی شروع ہوئی، مگر 1989 میں تیسرے فرشتے کے آنے کی تحریک کو "وقتِ اختتام" پر جبرائیل کے کھڑے ہونے سے ظاہر کیا گیا ہے۔ جبرائیل دانیال کو "وہ جو کتابِ حق میں درج ہے" دکھانے والا ہے، اور حدیقل کا روپا "حق" کی چھاپ رکھتا ہے، جسے جبرائیل پیش کرنے والا ہے۔

دسویں باب کی چودھویں آیت میں جبرائیل دانیال کو پہلے ہی یہ بتا چکا تھا کہ Hiddekel کی روپا میں جس بات کا وہ ذکر کر رہا تھا، وہ آخری دنوں میں خدا کے لوگوں کے ساتھ کیا ہوگا تھی۔

اب میں آیا ہوں تاکہ تجھے سمجھاؤں کہ آخری ایام میں تیری قوم پر کیا کچھ پیش آئے گا؛ کیونکہ یہ رؤیا ابھی بہت سے دنوں کے لیے ہے۔ دانی ایل 10:14۔

دانی ایل باب گیارہ کی آیت دو اس علم کی ترجمانی کرتی ہے جو 1989 میں آخر کے وقت مہر کھلنے پر آشکار ہوا، اور یہ بتاتی ہے کہ 'آخری دنوں' میں خدا کے لوگوں پر کیا 'پیش آئے گا'۔

اور اب میں تجھے سچائی بتاؤں گا۔ دیکھو، فارس میں تین اور بادشاہ اٹھیں گے؛ اور چوتھا ان سب سے کہیں زیادہ دولتمند ہوگا؛ اور اپنی دولت کے باعث زور پا کر وہ سب کو یونان کی سلطنت کے خلاف اکسائے گا۔ دانی ایل 11:2۔

سائرس 1989 کے بعد دوسرے بادشاہ کا پیشگی نمونہ ہے۔ وہ ماد و فارس کی سلطنت کا بادشاہ ہے، جو بائبل کی نبوت کے مطابق آخری ایام کی بادشاہی کی نمائندگی کرتی ہے، جو دو سینگوں پر مشتمل ہے، جن کی نمائندگی ماد اور فارس کرتے ہیں۔ 1989 میں وقت اختتام پر دو سینگوں والے زمینی درندے کی بادشاہی کے دوسرے بادشاہ کے بعد، مزید تین بادشاہ ہوں گے (کلٹن، آخری بش، اواما)، اور پھر ایک ایسا بادشاہ ہوگا جو ان سب سے کہیں زیادہ امیر ہوگا۔ پہلے بش کے بعد آنے والے تین بادشاہ اپنی صدارت کے بعد امیر ہوئے، اور صرف اس وجہ سے کہ وہ صدر بنے تھے۔ ٹرمپ، جو چوتھا اور بہت زیادہ دولت مند تھا، اور تاریخ کا سب سے امیر صدر تھا، نے اپنا مال اس وجہ سے نہیں بنایا کہ وہ صدر بنا تھا، بلکہ بنیادی طور پر جائیداد کی سرمایہ کاری میں اپنے کام کے ذریعے، اس سے بہت پہلے کہ وہ صدارت کے لیے انتخاب لڑتا۔

ماضی میں، نسبتی طور پر دیکھا جائے تو، امریکی تاریخ کے سب سے امیر صدر ریاست ہائے متحدہ کے پہلے صدر تھے۔ ڈونلڈ ٹرمپ سے پہلے، جارج واشنگٹن امریکی تاریخ کے سب سے امیر صدر تھے، اور انہوں نے بھی ٹرمپ کی طرح اپنی دولت جائیداد میں سرمایہ کاری کے ذریعے کمائی۔ واشنگٹن اور ٹرمپ دونوں غیر روایتی سیاسی پس منظر سے صدارت تک پہنچے۔ صدر بننے سے پہلے واشنگٹن بنیادی طور پر ایک فوجی رہنما تھے، اور ٹرمپ ایک کاروباری شخص اور ٹیلی وژن کی شخصیت تھے، جو واشنگٹن کی طرح کسی سابقہ سیاسی تجربے کے بغیر تھے۔

دونوں صدور مضبوط شخصیات اور قیادت کے انداز کے لیے معروف تھے، اگرچہ انہوں نے یہ اوصاف ایک دوسرے سے خاصے مختلف انداز میں ظاہر کیے۔ انقلابی جنگ اور جمہوریہ کے ابتدائی برسوں کے دوران واشنگٹن اپنی خویشتن دار، پرسکون اور پراعتماد قیادت اور متحد کرنے والی موجودگی کے باعث معروف تھے، جب کہ ٹرمپ قیادت اور حکمرانی کے دوٹوک اور پراعتماد انداز کے لیے جانے جاتے ہیں۔ واشنگٹن اور ٹرمپ دونوں نمایاں طور پر متنازع شخصیات رہے ہیں، اگرچہ بہت مختلف وجوہ کی بنا پر۔ واشنگٹن، بھرپور احترام کے باوجود، اپنے دور میں مختلف مسائل پر تنقید کا سامنا کرتے رہے، جن میں غلامی کے بارے میں ان کے نظریات بھی شامل تھے۔ ٹرمپ کی صدارت متعدد تنازعات سے عبارت رہی، جن میں سوشل میڈیا پر ان کے "tweets" کا استعمال، ان کی America-first پالیسی کے فیصلے، اور ان کی اپنی خود آگاہی شامل تھی۔

سب سے امیر اور چھٹا صدر عالمیت پسند اژدہا کی قوتوں کو بھڑکانے والا تھا۔ جب ہم باب گیارہ کی آیت دو کی تاریخ کو 1776، 1789 اور 1798 کے ادوار کی تاریخ کے ساتھ ملا کر دیکھتے ہیں، تو ہمیں زمین کے درندے کے آخری صدر کے بارے میں مزید معلومات ملتی ہیں، کیونکہ یسوع ابتدا کے ذریعے انجام کو واضح کرتا ہے۔ 1776 اور 1789 سے نمائندگی کیے گئے پہلے دو ادوار یہ دو گواہیاں دیتے ہیں کہ آخری صدر آٹھواں صدر ہوگا، جو سات میں سے تھا۔ ٹرمپ ریگن کے بعد چھٹا صدر تھا، اور بطور آٹھواں صدر وہ "سات میں سے" ہوگا۔ آخری اور آٹھواں صدر اس وقت حکومت کرے گا جب ریاست ہائے متحدہ درندے کے لیے اور درندے کی شبیہ بنائے گی۔

جب ریاست ہائے متحدہ امریکا درندے کی شبیہ قائم کرتی ہے، تو جو صدر اس وقت حکمران ہوتا ہے، ضروری ہے کہ وہ آٹھواں ہو، یعنی سات میں سے؛ جیسا کہ پیٹن رینڈولف اور جان بینکاک کی گواہی سے ثابت ہے۔ پاپائیت وہ آٹھواں سرے جو سات میں سے تھا، اور اسے پیشین گوئی کے مطابق ایک مہلک

زخم لگا۔ پاپائیت کی شبیہ ہونے کے لیے، وہ آٹھواں صدر جو سات میں سے ہے، کے ساتھ یہ نبوتی شناخت بھی ہونی چاہیے کہ اسے پیشین گوئی کے مطابق 'زخمی' یا 'قتل' کیا گیا ہو۔

پاپائیت کو ایک اڑدھائی قوت (فرانس) سے مہلک زخم لگا، ایسی اڑدھائی قوت جس کے خلاف پاپائیت اُس وقت سے برسرِ پیکار تھی جب پولس نے یہ نشان دہی کی تھی کہ بدی کا بھید (گناہ کا آدمی) اُس زمانے ہی میں کارفرما تھا۔ بت پرستی کا اڑدھا پاپائیت کو تخت سنبھالنے سے روکے ہوئے تھا، جو اس نے 538 میں کیا۔

پاپائیت کے آغاز سے لے کر اس کے آخری خاتمے تک، وہ اڑدھائی طاقتوں کے خلاف برسرِ پیکار رہی ہے۔ پاپائیت کی ایک شبیہ کا تقاضا ہے کہ وہ شبیہ بھی کسی اڑدھائی طاقت سے نبرد آزما ہو۔ مکاشفہ سترہ میں پاپائیت، جو آٹھواں سرے اور سات سروں میں سے ہے، بالآخر آگ سے جلا دی جاتی ہے اور اس کا گوشت دس بادشاہ کھا جاتے ہیں۔ دونوں موتوں میں (1798 اور آخری دنوں میں)، پاپائی حیوان ایک اڑدھائی طاقت کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔ حیوان کی شبیہ بنانے کے لیے ریاست ہائے متحدہ کے لیے ضروری ہوگا کہ آٹھواں صدر بھی ایک ایسی اڑدھائی طاقت کے ہاتھوں مارا جائے جس کے ساتھ ریاست ہائے متحدہ جنگ میں تھی، اور 1989 میں وقت انتہا کے بعد والا چھٹا بادشاہ وہی بادشاہ ہے جس نے تمام اڑدھائی طاقتوں کو ابھارا۔

رونالڈ ریگن ایک مرتد پروٹسٹنٹ تھا، لیکن جارج بش اول ایک کلاسیکی گلوبلسٹ تھا۔ اس کے مشہور اقوال میں سے ایک وہ ہے جہاں اس نے 18 اگست 1988 کو جھوٹ بولتے ہوئے کہا، "اور میں وہ ہوں جو ٹیکس نہیں بڑھاؤں گا۔ میرا حریف اب کہتا ہے کہ وہ انہیں آخری چارہ کار کے طور پر، یا تیسرے چارہ کار کے طور پر بڑھائے گا۔ مگر جب کوئی سیاست دان اس طرح بات کرتا ہے تو آپ جانتے ہیں کہ یہی ایک چارہ ہوگا جس پر وہ جائے گا۔ میرا حریف ٹیکس بڑھانے کے امکان کو رد نہیں کرے گا۔ لیکن میں اسے رد کر دوں گا۔ اور کانگریس مجھ پر ٹیکس بڑھانے کے لیے دباؤ ڈالے گی اور میں کہوں گا: نہیں۔ اور وہ دباؤ ڈالیں گے، اور میں کہوں گا: نہیں۔ اور وہ پھر دباؤ ڈالیں گے، اور میں ان سے صرف یہی کہہ سکتا ہوں: میرے ہونٹ پڑھ لو: نئے ٹیکس نہیں۔"

اس عوامی جھوٹ کے علاوہ، جو ڈریگن طاقت کے نمائندے کی ایک خصوصیت ہے، اس کا سب سے مشہور قول 11 ستمبر 1990 کو کانگریس کے مشترکہ اجلاس میں تھا، جہاں اس نے کہا، "اب ہمیں ایک نئی دنیا سامنے آتی نظر آ رہی ہے۔ ایک ایسی دنیا جس میں نئے عالمی نظام کا نہایت حقیقی امکان موجود ہے۔ ونسٹن چرچل کے الفاظ میں، ایک 'عالمی نظام' جس میں 'انصاف اور منصفانہ کھیل کے اصول ... کمزوروں کو طاقتوروں کے مقابلے میں تحفظ دیتے ہیں ...' ایک ایسی دنیا جہاں اقوام متحدہ سرد جنگ کے تعطل سے آزاد ہو کر اپنے بانیوں کے تاریخی تصور کو پورا کرنے کے لیے تیار ہے۔" بش سینئر ایک عالمیت پسند تھا، اگرچہ وہ خود کو ریپبلکن کہتا تھا۔

بل کلنٹن وہ پہلے صدر تھے جنہوں نے اپنی حلف برداری کی تقریب لنکن میموریل میں منعقد کی، جس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے لنکن کی طرف پشت کی اور واشنگٹن کی یادگار کے اوبیلسک کی طرف رخ کیا، ایک ایسا اوبیلسک جو اندرونی طور پر فری میسنری کی علامتوں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ اوبیلسک اور فری میسنری کی علامتیں، جن کی طرف انہوں نے رخ کیا جب انہوں نے آئین سے اپنی وفاداری کا جھوٹا حلف اٹھایا، نہ صرف اس بات کی نمائندگی کرتی تھیں کہ انہوں نے لنکن میموریل کی غلامی کے خلاف علامت کی طرف پشت پھیر لی تھی، بلکہ کلنٹن کے منتخب کردہ تاریخی محل وقوع کا انتخاب ان کی قبولیت کی تقریر سے بھی مطابقت رکھتا تھا، جہاں انہوں نے اُس پروفیسر کی تعریف کی جس سے وہ اُس جیسیوٹ یونیورسٹی میں پڑھا تھا جس میں وہ زیرِ تعلیم رہے تھے۔

وہ پروفیسر، کیرول کوئنگلی، نے کتاب: Tragedy and Hope: A History of the World in Our Time لکھی، جو 1966 میں شائع ہوئی، اور جسے درست طور پر اور وسیع پیمانے پر "عالمگیریت پسند

نظریات کی بائبل" سمجھا جاتا ہے۔ جس طرح قرآن اسلام کے لیے ہے، اور جس طرح البرٹ پائک کی لکھی ہوئی اور 1871 میں شائع ہونے والی *Morals and Dogma of the Ancient and Accepted Scottish Rite of Freemasonry* کو فری میسنری کی باطنی تعلیمات کی سب سے جامع تشریح سمجھا جاتا ہے؛ یا جس طرح *The Book of Mormon* لیٹر ڈے سینٹس کے لیے ہے، اسی طرح کوئنگلی کی کتاب *The Book of Mormon* کے جوزف اسمتھ کی تعریف کی ہوتی تو اکثر لوگ جانتے، یا اگر اس نے *The Book of Mormon* کے جوزف اسمتھ کی تعریف کی ہوتی، اور کچھ لوگ یہ بھی جانتے کہ البرٹ پائک کون تھا، لیکن بہت کم لوگوں کو معلوم تھا کہ کوئنگلی کی تعریف کرنا کلنٹن کے اپنے عالمگیریت پسند ایجنڈے کے مطابق تھا، اور ابراہام لنکن کی نمائندگی کردہ اصولوں کے اس کے انکار کے مطابق بھی تھا۔

تقریر میں کلنٹن نے کہا: "جب میں نوعمر تھا تو میں نے جان کینیڈی کی شہریت کی پکار سنی۔ پھر جارج ٹاؤن میں طالب علم ہونے کے ناتے، مجھے ایک کارول کوئنگلی نامی پروفیسر نے وہ پکار مزید واضح کر کے سمجھائی، جس نے ہم سے کہا کہ امریکہ تاریخ کی سب سے عظیم قوم تھا کیونکہ ہمارے لوگ ہمیشہ دو باتوں پر یقین رکھتے آئے ہیں: کہ کل آج سے بہتر ہو سکتا ہے، اور یہ کہ ہم میں سے ہر ایک پر اسے حقیقت بنانے کی ذاتی اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔" کارول کوئنگلی کے نزدیک "امریکہ کو دوبارہ عظیم بنانا" کا طریقہ یہ تھا کہ ریاستہائے متحدہ اپنی قومی خودمختاری اقوام متحدہ کے حوالے کر دے۔ کلنٹن ایک ڈیموکریٹ، عالمگیریت پسند اور اژدہا کا نمائندہ تھا۔

"جیسا باپ ویسا بیٹا"، جارج بش آخری ایک عالمیت پسند تھا، اور اسی طرح اس کا باپ بھی، ایک ایسا عالمیت پسند جو خود کو ریپبلکن کہتا تھا۔ سیب درخت سے دور نہیں گرتا۔ بائبل ایک خطیبانہ سوال اٹھاتی ہے، "کیا دو آدمی ساتھ چل سکتے ہیں جب تک کہ وہ متفق نہ ہوں؟" صرف اتنا کرنا کافی ہے کہ اُن بے شمار منصوبوں کا کھوج لگایا جائے جو بش آخری نے بل اور پیلری کلنٹن کے ساتھ مل کر انجام دیے، تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ بش آخری کس سے متفق تھا۔

باراک حسین اوباما نے صدر منتخب ہونے سے کچھ ہی پہلے ایک انتخابی جلسے کے دوران ریاستہائے متحدہ کو بنیادی طور پر تبدیل کرنے کے بارے میں ایک بیان دیا۔ 30 اکتوبر 2008 کو، کولمبیا، میسوری میں، اوباما نے کہا: "ہم ریاستہائے متحدہ امریکہ کو بنیادی طور پر تبدیل کرنے سے صرف پانچ دن دور ہیں۔" یہ بیان اوباما کے وسیع تر پیغام "امید اور تبدیلی" کا حصہ تھا، جو ان کی 2008 کی صدارتی مہم کا مرکزی موضوع تھا اور ملک کے لیے ایک مختلف سمت اور اہم پالیسی اصلاحات کے لیے ان کی وابستگی کو اجاگر کرتا تھا۔ انہوں نے ملک کو جس سمت موڑا، وہ ڈریگن طاقت کی عالمیت پسند پالیسیاں تھیں: سفید فام مخالف، اسقاطِ حمل کی حامی، کاربن ایندھن کے خلاف، امریکہ مخالف اور عالمیت نواز، تنوع، انصاف، شمولیت، تنقیدی نسلی نظریے کی جھوٹی تاریخ، وغیرہ۔ اوباما محض ایک کمیونٹی آرگنائزر نہیں تھے؛ وہ ڈریگن طاقت کے عالمیت پسند ایجنڈے کے نمائندہ تھے اور آج بھی ہیں۔

تاہم ٹرمپ نے، ایک عام جدید سیاست دان کے برعکس، 1989 سے شروع ہونے والے دور میں باقی ساتوں صدور کے مجموعی طور پر پورے کیے گئے وعدوں سے بھی زیادہ وعدے پورے کیے۔ وہ امریکہ کو دوبارہ عظیم بنانے کے لیے پرعزم تھا، اور اسی کوشش میں اس نے عالمیت پسند مقتدر قوتوں کو، نہ صرف ریاستہائے متحدہ میں بلکہ پوری دنیا میں، برانگیختہ کر دیا۔

جو بائیڈن کے پاس اس بات کا برگز کوئی ثبوت نہیں کہ وہ ایک اور عالمیت پسند کے علاوہ کچھ اور ہیں۔

کیتھولکیت کے درندے نے اژدہائی قوتوں کے ساتھ ایک طویل عرصے تک جاری رہنے والی جنگ چھیڑی، اور وہ صدر جو اس وقت برسرِ اقتدار ہوگا جب امریکہ پاپائیت کی ایک شبیہ قائم کرے گا، نبوی لازمی کے تحت اژدہائی قوتوں سے برسرِ پیکار ہوگا۔ زندہ صدور میں سے، ڈونلڈ ٹرمپ کے سوا کوئی

بھی اڑدھائی قوتوں سے جنگ نہیں کرے گا، کیونکہ ڈیموکریٹس کھلے عام گلوبلسٹ ہیں (اڑدے)، اور آخری جارج بش بھی اپنے باپ کی طرح تھا (جو بظاہر ریپبلکن تھا، مگر درحقیقت ایک گلوبلسٹ اڑدہا تھا)، کیونکہ یسوع ہمیشہ آخری کو پہلے کے ساتھ مثال کے طور پر دکھاتا ہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

خدا کے لوگوں کو ایک عظیم بحران درپیش ہے۔ دنیا کو بھی ایک بحران درپیش ہے۔ تمام زمانوں کی سب سے فیصلہ کن کشمکش بالکل ہمارے سامنے ہے۔ وہ واقعات جنہیں ہم چالیس برس سے زیادہ عرصے سے کلام نبوت کے اختیار پر قریب الوقوع قرار دیتے آئے ہیں، اب ہماری آنکھوں کے سامنے پیش آ رہے ہیں۔ پہلے ہی ضمیر کی آزادی کو محدود کرنے والی آئین میں ترمیم کا سوال قوم کے قانون سازوں کے سامنے زور دے کر پیش کیا جا چکا ہے۔ اتوار کی پابندی کو نافذ کرانے کا مسئلہ قومی دلچسپی اور اہمیت کا موضوع بن چکا ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اس تحریک کا نتیجہ کیا ہوگا۔ مگر کیا ہم اس صورت حال کے لیے تیار ہیں؟ کیا ہم نے ایمانداری سے وہ فرض ادا کیا ہے جو خدا نے ہمیں سونپا ہے کہ لوگوں کو ان کے سامنے موجود خطرے سے خبردار کریں؟

اتوار کے نفاذ کی اس تحریک میں شامل لوگوں میں سے بھی بہت سے ایسے ہیں جو اس اقدام کے بعد سامنے آنے والے نتائج سے اندھے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ وہ مذہبی آزادی کے خلاف براہ راست حملہ کر رہے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے کبھی بائبل کے سبت کے تقاضوں اور اس باطل بنیاد کو نہیں سمجھا جس پر اتوار کا ادارہ قائم ہے۔ مذہبی قانون سازی کے حق میں کوئی بھی تحریک درحقیقت پاپائیت کو رعایت دینے کا عمل ہے، جو عرصہ دراز سے آزادی ضمیر کے خلاف مسلسل برسریپیکار رہی ہے۔ اتوار کی پابندی ایک نام نہاد مسیحی ادارے کے طور پر اپنے وجود کی مقروض ہے 'بدی کے بھید' کو؛ اور اس کا نفاذ ان اصولوں کا عملاً اعتراف ہوگا جو رومن کیتھولکیت کے عین سنگ بنیاد ہیں۔ جب ہماری قوم اپنی حکومت کے اصولوں سے اس حد تک دستبردار ہو جائے کہ اتوار کا قانون بنائے، تو پروٹسٹنٹ ازم اس عمل میں پاپائیت کے ساتھ ہاتھ ملا لے گا؛ یہ اس کے سوا کچھ نہ ہوگا کہ اس جبر کو پھر سے زندگی دی جائے جو مدتوں سے ابے تابی کے ساتھ موقع کی تاک میں رہا ہے کہ دوبارہ فعال استبداد کی صورت میں ابھر آئے۔

نیشنل ریفارم تحریک، مذہبی قانون سازی کی طاقت استعمال کرتے ہوئے، جب پوری طرح ترقی کر لے گی تو وہی عدم برداشت اور ظلم ظاہر کرے گی جو گزشتہ زمانوں میں غالب رہے ہیں۔ تب انسانی کونسلوں نے خدائی اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیے، اور اپنی جاہلانہ طاقت کے زیر اثر آزادی ضمیر کو کچل دیا؛ اور ان کے احکام کی مخالفت کرنے والوں کے لیے قید، جلاوطنی اور موت مقدر بنے۔ اگر پاپائیت یا اس کے اصول دوبارہ قانون سازی کے ذریعے اقتدار میں لائے گئے، تو مقبول غلطیوں کے احترام میں اپنے ضمیر اور سچائی کی قربانی نہ دینے والوں کے خلاف ظلم و ستم کی آگ پھر بھڑکا دی جائے گی۔ یہ برائی عمل پذیر ہونے کے قریب ہے۔

"جب خدا نے ہمیں ایسی روشنی دی ہے جو ہمارے سامنے موجود خطرات کو واضح کرتی ہے، تو اگر ہم ایسے لوگوں کے سامنے لانے کے لیے اپنی بساط کے مطابق ہر ممکن کوشش کرنے میں کوتاہی کریں تو ہم اس کی نظر میں بری الذمہ کیسے ٹھہر سکتے ہیں؟ کیا ہم اس پر قناعت کر سکتے ہیں کہ انہیں اس نہایت اہم معاملے کا سامنا بغیر خبردار کیے کرنے کے لیے چھوڑ دیں؟" ٹیسٹیمونیز، جلد 5، صفحات 711، 712۔